

طبیستِ طُوب جہی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

يَكُنْ مِنْكُمْ أُولُو بَهْرٍ

اور
مُسلِمان

تالیف

شیخ محمد رفیع الدین رحمہ اللہ

مفتی محمد رفیع احمد ولی صوفی

مدرسہ دارالعلوم

فیضانِ

محمد و اقبال خاں اویسی

فِيضُ الْعِلْمِ وَالسَّامِعِ

ناشر

موجودہ جامعہ دارالعلوم



طبیست پُرب

جے پی

اور

مسلمانان

تالیف

مفتی محمد رفیع احمد اویسی رضوی

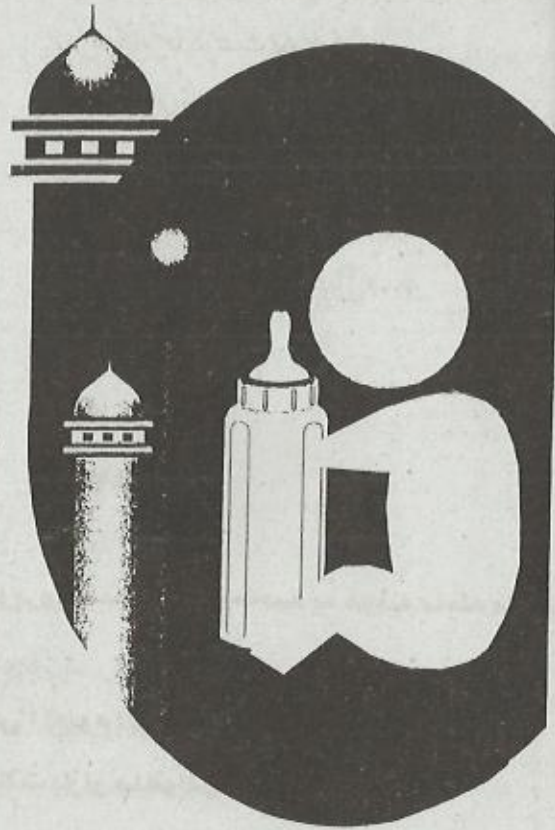
مفتی محمد رفیع احمد اویسی رضوی

فیض العلوم بیروت

بیروت

بیت تہذیب و ثقافت اسلام آباد

بیت تہذیب و ثقافت اسلام آباد



(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب:	ٹیسٹ ٹیوب بی بی اور مسلمان
مصنف:	فیض ملیح آفتاب اہلسنت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد
با اہتمام:	اولیٰ رضوی (محرر بہاولپوری)
کمپوزنگ:	محمود اقبال خان اولیٰ (موچہ)
پروف ریڈنگ:	ملک جاوید اقبال
سن اشاعت:	حضرت علامہ مولانا محمد منصور شاہ اولیٰ
صفحات:	جمادی الاول ۱۴۲۲ھ بمطابق جولائی ۲۰۰۲ء
قیمت:	۳۵
	۱۵

تقسیم گار

الرضا پبلک لائبریری آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ
میانوالی شہر
مکتبہ اویسیہ فیض العلوم للبنات (موچہ میانوالی)
مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار میانوالی
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی جامع مسجد بہاولپور
مکتبہ سیدی قطب مدینہ لیاقت بازار میانوالی

عرض ناشر

امام احمد شین و محققین استاذ العرب و علم شیخ المشائخ فیض ملت حضرت محمد فیض احمد
اولیٰ دامت برکاتہم قدسیہ تحریر و تدوین کے میدان میں بے مثل شہسوار ہیں کہ مثال نہ ملے گی۔ آپ نے
تقریباً 3000 سے زائد کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں جن میں اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ فقیر جب بھی آستانہ
عالیہ اویسیہ قادریہ پر حاضری دیتا تو اشاعت کتب و رسائل کا جذبہ لے کر واپس آتا۔ الحمد للہ فقیر کو یہ شرف
حاصل ہو رہا ہے کہ حضور فیض ملت کے دوسرے رسائل کی اشاعت کی سعادت نصیب ہو رہی ہے ساتھ ہی
سیدی مرشدی کے حکم سے جامعۃ البنات اویسیہ فیض العلوم کے خادم ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔
میری احباب اہلسنت کو دعوت ہے کہ حضور فیض ملت کی تصانیف جو کہ عالم اسلام
کے لیے بے بہا خزانہ ہیں کی اشاعت فرما کر نصرت دارین حاصل کریں۔
اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور مرشد کریم کے
فیضان سے اشاعت و خدمت دین کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

خادم اہلسنت

محمود اقبال خان اولیٰ
مہتمم جامعۃ البنات اویسیہ فیض العلوم
موچہ ضلع میانوالی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده وعلى آله
واصحابه اجمعين

ہمارے دور میں ٹیسٹ ٹیوب بی بی کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔

اسلاف کی کتابوں میں اس کے متعلق تصریحات و جزئیات محال ہیں بلکہ اسلاف
صالحین میں گر کوئی ایسی حرکت کرتا تو وہ اسے نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ان سے ممکن ہوتا تو ایسی حرکت کو
روکنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے۔ اور ہم بھی ایسی حرکت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ ایسی حرکت کرنے
والوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں لیکن ہمارے میں نہیں اسے روک سکیں۔ کیونکہ اس کے اکثر طریقے
نہایت ہی مذموم بلکہ مذموم تر ہیں

مثلاً تولید کے جدید طریقے دو ہیں۔

- 1 مصنوعی تخم ریزی Artificial Insemination
- 2 ٹیسٹ ٹیوب بار آوری Test Tube Fertilisation

(1) مصنوعی تولید ریزی کی تفصیل : Artificial Insemination

اس طریقہ میں مرد کا مادہ منویہ حاصل کر کے مصنوعی طریقے سے عورت کے رحم میں
داخل کیا جاتا ہے مرد کا مادہ منویہ استمناء بالید (ہاتھ سے منی نکالنا یعنی مشت زنی) سے حاصل کیا جاتا ہے یہ
طریقہ شرعاً قبیح سے قبیح ترین ہے اور استمناء بالید کی شریعت پاک میں سخت ممانعت ہے۔

حدیث شریف میں ہی ناکح الید ملعون۔ ہاتھ سے قوت یعنی منی نکالنے والا ملعون ہے اور
آخرت میں بہت زیادہ عذاب ہوگا۔ روح البیان میں ہے کہ ایک قوم حاملہ ہو کر اٹھیں وہ یہی لوگ ہونگے جو
منی ہاتھ سے نکالتے تھے فقہاء کہتے ہیں اگر کوئی تو ایسا عمل کرتا ہو البچائے تو اس پر تعزیر جاری کیجائے۔ اس
مسئلہ کی تحقیق و تفصیل فقیر کے رسالہ ہے ضرر الحلق فی الا تمناء والجلق یعنی مشت زنی کے
نقصانات میں ہے لیکن مشت زنی کا ایک مضمون "از مولانا علامہ الحاج محمد عبدالعلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ لکھنا
نہایت ضروری ہی تاکہ گندے عمل کا ارتکاب کرنے والوں کو عبرت حاصل ہو۔

﴿مشت زنی کے نقصانات﴾ مرد کا یہ خاص آلہ جو اس جوہر لطیف کو عورت کے
خزانہ تک پہنچانے کیلئے بنایا گیا ہے ایک اسفنج کا سا بناؤ اپنے اندر رکھتا ہے جس کے سبب وقت ضرورت یہ بڑھ
سکتا ہے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد گھٹ جاتا ہے اس کی تھوڑی سی تشریح اور دیکھ لیتا کہ آئندہ جو بات
ہمیں بتانی ہے اور جس مصیبت پر ہمیں آگاہ کرنا ہے وہ باسانی سمجھ میں آجائے۔

پورے جسم کے تین حصے الگ الگ خیال میں لو (۱) سر (۲) درمیانی جسم (۳) جڑ۔ جڑ سے سر کی جڑ
تک تمام جسم اسفنج کی طرح خاندہ دار بنا ہوا ہے جس کے سبب وہ آسانی سے پھیل اور سمٹ سکتا ہے اس کے خانے
پٹھوں، موٹی رگوں اور باریک باریک رگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ رگیں اور پٹھے شاخ در شاخ ہو کر تمام
جسم کے خانوں میں پھرتے ہیں جا بجا اس میں تھوڑے تھوڑے گوشت کے ریشہ بھی ہیں جس میں اوپر کی طرف
دو خاص جھلیاں ہیں جو اوپر نیچے واقع اس جھلی میں پٹھوں کے باریک باریک تار اس کثرت سے ہیں کہ ان کا
شمار دسواڑ سیوں کی طرف ایک باریک پٹھا ہے جو زندگی کی روح کو یہاں لاتا ہے۔ اس کے درمیان ایک نالی
ہے جو پیشاب اور مادہ خاص کو لاتی ہیں اس میں بھی پٹھوں کے باریک باریک تار موجود ہیں۔

﴿یہ بھی اسفنجی صورت کا بنا ہوا ہے۔ اس میں بہت باریک باریک خون کی رگیں ہیں اور
پٹھوں کے نہایت نازک باریک تار جن میں احساس کی قوت سب سے زیادہ۔ یہ تمام پٹھے کمر اور دماغ سے ملے
ہوئے ہیں گویا ان کو بجلی کی تاروں کی طرح سمجھو ادھر دماغ میں خیال پیدا ہوا ادھر ان اعصاب نے اپنا کام
شروع کیا۔ دماغ سے خواہش اور ارادہ کا ظہور فوراً ادھر محسوس ہوا اور کمر سے ان پٹھوں کے لگاؤ نے جسم کو تار کھا

یہ سب کچھ اس لئے بتایا گیا کہ صرف اتنی بات سمجھ میں آجائے کہ اگر ان پٹھوں اور رگوں پر کوئی غیر معمولی دباؤ پڑے یا یہ تار کسی طرح خراب ہو جائیں تو دماغ اس کا اثر پہنچے گا مگر بھی اس کی تکلیف کو محسوس کرے گی۔ یہ بات تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ رگڑنے سے رطوبت کم ہوتی اور خشکی آتی ہے یہ خشکی کھلی اور بڑھاتی ہے۔ کھانے اور بار بار رگڑنے سے کھال دکھ جاتی ہے اور خون فوراً اس طرف دوڑا آتا ہے (جہاں چاہو بدن میں کھجا کر دیکھو) اور اگر زیادہ سہلاؤ گے، کھجاؤ گے وہاں کچھ ورم بھی ہو جاتا ہے۔

اب سنو! عورت کے جسم میں قدرت نے ایسی رطوبتیں پیدا فرمائی ہیں جن کے سبب اگر چہ مرد کا جسم رگڑ ضرور کھاتا ہے لیکن نہ کوئی خراش پیدا ہوتی ہے نہ دکن خون کا اس طرف دوڑ کر آنا ہیجان کو بڑھاتا ہے لیکن اندر کی رگوں اور پٹھوں پر کوئی ایسا ناگوار بار نہیں پڑتا جس سے اندر کسی قسم کی سوجن پیدا ہو اور تکلیف پہنچے اس کے بالمقابل دنیا کی تمام لیس دار رطوبتوں میں کوئی رطوبت تیل ہو یا صابن و سیلین ہو یا گھی ہرگز وہ کیفیت نہیں پیدا کر سکتی جو اس قسم کے رگڑ کی تکلیف سے بچائے اور عورت کے مخصوص جسم کے سوا انسانی جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نرم نہیں جو اپنی خراش سے مرد کے جسم کو محفوظ رکھ سکے۔

ہاتھ اور ہاتھ میں بھی مٹھلیوں اور انگلیوں کی کھال دیسے ہی سخت اور پھر دنیا کے کام کاج میں مصروف رہنے والے مردوں کے کھال اور زیادہ سخت ہاتھ اس جسم نازک سے چھیڑ چھاؤ کر کے اس نازک جھلی کو سخت دکھ پہنچاتا ہے اور باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے خواہ کیسی ہی رطوبتیں اور چکنائیت کیوں نہ استعمال میں لائی جائیں رگیں اور پٹھے اس خراش سے اس قدر جلد اثر لیتے ہیں کہ ورم پیدا ہوتا ہے اور ایک بار اپنے ہاتھوں اس بے بہادرت کو بر باد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس بڑھ کر بار بار ہاتھ اس کام کی طرف بڑھتا ہے وہی ایک کھلی کی سی کیفیت بار بار طبیعت کو ابھارتی ہے اور دو تین بار عاف اللہ ایسا کیا گیا تو وہی ورم مستقل صورت اختیار کرتا ہے نرم و نازک رگیں دب کر رگڑ کھا کر سست ہو جاتی اور پٹھے اس قدر ذی حس ہو جاتے ہیں کہ رفتہ رفتہ معمولی رگڑ سے بھی ہیجان ہو کر وہ انمول مادہ یونہی پانی کی طرح بہہ جاتا ہے رگوں کی سستی پٹھوں کی خرابی جسم کی حالت کو بگاڑتی ہے۔ اسٹیفٹی قسم کے اجسام کے دبنے سے سب سے پہلا جو اثر ہوتا ہے وہ جڑ کا کمزور اور لاغر ہو جانا ہے اس کے علاوہ درمیانی حصہ میں بھی جہاں

جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جائیں گے وہ ہموار نہ رہے گی اور جسم ٹیڑھا ہو جائے گا۔ رگیں جوان اسٹیفٹی خانوں میں ہیں۔ ان کے دبنے سے خون اور روح حیوانی کی آمد کم ہوگی رگیں پھیل نہیں سکیں گی لہذا اسٹیفٹی جسم بھی نہ پھیل سکے گا سختی جاتی رہے گی جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اس کے بعد خواہ کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی جائے جسم کی ترقی ہمیشہ کے لئے رک جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے اس کرکوت کے سبب یہ جسم عورت کے قابل رہتا ہی نہیں اگر کوئی بے زبان عصمت و عفتگی دیوی ایسے شخص کے سپرد کر دی گئی تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ بدن نصیب حقیقتاً اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا اس لئے کے اول تو اس سے مل ہی نہیں سکتا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ سے اولاد پیدا کرنے کے اجزاء مر چکے ہیں اب اسے اولاد سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جانا چاہئے اگر اس عادت خبیثہ کو اور جاری رکھا گیا تو کھال کا رنگ سیاہ ہو جاتا اور جس اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ معمولی کلپ دار کپڑے کی رگڑ سے بھی انسانی جوہر بر باد ہو جاتا ہے پٹھوں کی حس اس قدر خراب جاتی ہے کہ (دماغ سے تعلق رکھنے کے سبب) ادھر دماغ میں خیال آیا ادھر مادہ ضائع ہوا۔ یہ وہ نازک حالت ہے کہ اس جسم خاص کی ان خرابیوں کے سبب تمام جسم انسانی کی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ ابھی تم نے دیکھا کہ پٹھوں کا تعلق دماغ کے تابع اس کی خرابی سے تمام تو تیں خراب نظر کمزور ہوگی کانوں میں شائیں کی آوازیں آئیں گیں مزاج چڑچڑاہن ہوگا خیالات میں پریشان بڑھتے بڑھتے دماغ بالکل نکما بنادے گی اور اپنے ہاتھوں اس جوہر کو بر باد کرنے کا جنون ہے۔

تم نے پہلے باب میں مطالعہ کیا کہ یہ جو ہر لطیف خون سے بنا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کی غذا پہنچانے کے بعد بچا بس اگر اس مادہ کو اس کثرت کے ساتھ بر باد کیا گیا کہ خون کو بدن کو غذا پہنچانے کا بھی موقع نہ ملا قلب میں ٹھہر ہی نہ سکا کہ اس طرح نکال دیا گیا۔ تو قلب کمزور ہوگا دل دھڑکے گا ذرا سا پتہ کھڑکا اور اختلاج شروع ہوا۔ دل پر تمام بدن کی مشین کا دار و مدار جسم کو خون نہ پہنچا روز بروز کمزور اور لاغر ہوتا چلا گیا بلکہ اگر یہ کثرت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آئی۔ تو جگر کا فعل خراب ہوا گردوں کی گرمی دور ہوئی معدہ پر اثر پڑا وہ خراب ہوا بھوک کم ہوئی ضعف نے ایسا آدبایا کہ چند قدم چلنا بھی مشکل ہو گیا ندن کا چین رہا نہ رات کا آرام رات کو سوئے آرام کیلئے مگر خیالات پریشان نے کبھی کوئی تصویر پیش

کی اور کبھی ویسے ہی کہ دھیان تک نہیں کیا ہوا وہی کر دکھایا جو اپنے ہاتھوں سے کیا جاتا رہا، صبح اٹھے تو بدن ست ہے جوڑ جوڑ میں درد ہے۔ آنکھیں چپکی ہوئی ہیں اس لیے کہ ان کے عضلات بھی خاص جسم کے عضلات کیساتھ ساتھ کمزور ہوتے چلے گئے سونا آرام کے لیے نہ تھا، جسم محسوس کر رہا ہے کہ اسے سخت تکلیف ہے یہ سب کیوں ہوا؟ صرف اس لیے کہ اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا گیا، یہ ہمارا کہنا جس طبیب سے چاہو دریافت کر لو جس ڈاکٹر سے چاہو مشورہ لے لو وہ بھی یہی بتائے گا جو ہم نے کہا۔

ایک مشہور ڈاکٹر اپنی تالیف میں لکھتا ہے کہ جسے ”زرد“ و ”دبلا“ ”کمزور“ و حشیہ نہ شکل و صورت کا پاؤ جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں پتلیاں پھیل گئی ہوں شرمیلا ہو تنہائی کو پسند کرتا ہو اس کی نسبت یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔

ایک زبردست تجربہ کار طبیب اعلیٰ درجہ کے معالج اپنی تحقیقی اس طرح شائع فرماتے ہیں کہ ”ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کے اسباب مرض دق پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ ان میں سے ۱۸۶ عورتوں سے کثرت کے ساتھ ملنے کے سبب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ ۴۱۴ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کے برباد کرنے کے سبب باقی دوسرے امور بعض اسباب سے ۱۲۴ پاگلوں کا امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے ۲۴ صرف اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم خاص کے پٹھوں کو خراب کرنے کے سبب پاگل ہوئے اور باقی ایک سو دوسرے ہزاروں اسباب کے سبب۔

یہ آپ نے ابھی اس سے پہلے پڑھ لیا کہ جب مادہ مخصوص پیتلا ہو جاتا اور تھوڑی تھوڑی رطوبت اکثر نکلتی اور بہتی رہتی ہے تو نالی میں اس رطوبت کے رہنے اور سڑنے کے سبب بسا اوقات زخم پڑ جاتے ہیں اور وہ زخم بڑھتے بڑھتے بڑا قرحہ ڈالتے ہیں۔ اول اول پیشاب میں معمولی جلن ہوتی ہے پھر مواد آنا شروع ہوتا اور جلن بڑھتی ہے یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہو کر انسانی زندگی کو ایسا تلخ بنا دیتا ہے کہ اس وقت آدمی کو موت پیاری معلوم ہوتی ہے۔

اسی طرح ضائع کرتے کرتے مادہ رقیق ہونے کے سبب خود بخود بخود بلا کسی خیال کے پیشاب کے بعد یا پہلے یا پیشاب میں ملا ۱۰۰ نکل جائے گا اسی مرض کا نام جریان ہے جو تمام خرابیوں اور بہت سے شدید ترین

امراض کی جان۔

”خود کردہ راعلا جے نیست“ اگرچہ اس غلط کاری کے سبب جسم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اصلی حالت پر آنا اور پھر وہی ابتدائی کیفیت پانا دشوار ہی نہیں یقیناً ناممکن ہے اس لیے ہم کہتے ہیں کہ خدا را بچو ہوشیار رہو جنون جوانی میں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی نہ مارنا ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے۔ اس وقت ہمارا کہنا یاد آئے گا۔

سر پکڑ کر روؤ گے

اپنی جان کو کھوؤ گے مگر

”پھر پچھتاوت کیا ہوئے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت“

آج ہی سنجل جاؤ اس بلا کے قریب بھی نہ بھٹکو ہوشیار ہوشیار اپنے آپ کو سنبھالو راضی رہو۔

ہم تمہارے والدین سے کہتے ہیں کہ جلد تمہارا باقاعدہ نکاح کر دیں اور اگر وہ دیر کریں تو تمہیں اجازت ہے کہ تم خود بول اٹھو یا خود کسی مناسب جگہ نکاح کر لو۔ لوگ اس کو بے حیائی کہیں مگر ہم نہ کہیں گے اس ناپاک عادت سے تو بچو گے جان سے تو ہاتھ نہ دھوؤ گے۔

اگر خدا نخواستہ نصیب دشمنان کوئی شخص اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اس ہمارا درد مندانہ مخلصانہ مشورہ کہ خدا را اشتہاری دواؤں کی طرف مائل نہ ہونا نظر بھر کر بھی نہ دکھنا یہ دوسرا زہر کا پیالہ ہے جو ہونا تھا ہو لیا سب سے پہلے سچے دل سے توبہ کر دو اور پھر کسی اچھے تجربہ کار تعلیم یافتہ طبیب کے پاس جائیے بغیر شرمائے اسے اپنا سارا کچا چھنا سنائیے اور جب تک وہ بتائے باقاعدہ پورے پریسز کے ساتھ اس کا علاج عمل میں لائیے امید ہے کہ کچھ نہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے۔ تم نے دیکھا کہ مبارک دین اسلام نے تمہیں سب سے پہلے یہ تعلیم دی کہ خدا کو حاضر و ناظر جانو۔ آج دنیا سے چھپ کر برائیاں کر بیٹھتے ہو یہ سوچو کہ وہ تو دیکھ رہا ہے اس سے بچ کر کہاں جائیں گے اس نے زنا کو حرام کیا۔ اسکی سزا بتائی اس نے لواطت کو حرام کیا۔ اس پر سزا معین فرمائی کہ اس دنیا میں یہ سزائیں دی جائیں تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے، لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا گیا کہ دنیا کی کوئی سزا بھی ایسے شدید جرم کے لیے کافی نہیں ہو سکتی

جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا معاوضہ دنیا میں اس فعل کے مرتکب کی صورت پر خدا کی ہزاروں لاکھوں پھٹکاریں۔

ناکح الید ملعون ”باتھ کے ذریعے اپنی قوت کو نکالنے والا ملعون ہے۔“

اس پر بہان قاطع و دلیل ساطع اور قیامت میں ان زانیوں سے زیادہ سخت عذاب جن پر دنیا میں حد نہ قائم کی گئی، لہذا اس عذاب سے بچنا اور دنیا و آخرت کو تباہ نہ کرنا۔ مزید تفصیل فقیر کا رسالہ مشیت زنی کے نقصانات پڑھیے۔

فقیر کا مشورہ

پہلے مرد کو اپنی مردی قوت سے ہی اولاد حاصل کرنا اس کی داریں کی فلاح ہے۔ اگر سوائے اس کے چارہ نہ ہو تو پھر بجائے مشیت زنی سے مادہ منویہ حاصل کرنے کیلئے ایسے ہدایت ہو کہ زوجہ سے جماع کے دوران خروج منی کے وقت شیشی میں مادہ منویہ جمع کر لے۔ ورنہ استمناء سے تولید اسی حکم میں ہوگی جو شرعاً استمناء بالید کا ہے۔

مصنوعی تخم ریزی کی صورتیں

۱۔ مادہ منویہ اپنے زندہ شوہر کا ہو۔ اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہو شوہر کا ہوگا اور ثابت النسب ہوگا۔
۲۔ شوہر کے ساتھ مجامعت یا خلوت کی نوبت تو نہیں آئی تھی لیکن شوہر کی منی اپنے فرج میں داخل کی یا کردائی۔ اسکے بعد شوہر نے طلاق دیدی تو عدت گزارنا پڑے گی۔ پھر دیکھنا ہوگا کہ اگر طلاق رجعی کے بعد شوہر کی رضامندی سے عدت کے دوران ایسا کیا ہو تو ثبوت نسب کے ساتھ ساتھ شوہر کا رجوع بھی ثابت ہوگا۔

۳۔ مادہ منویہ اپنے مردہ شوہر کا ہو یا شوہر طلاق بائن یا مغلطہ دے چکا ہو۔ شوہر وفات پا گیا جبکہ اس کا مادہ منویہ محفوظ کیا ہوا ہو عدت ختم ہو چکی ہو تو بیوہ کے لیے اس مادہ کا استعمال جائز نہیں اور موت کی وجہ سے نکاح ختم ہو جانے کے باعث اب وہ مادہ غیر شوہر کا ہو گیا ہے۔ عدت کے دوران جائز نہیں کیونکہ یہ ایسی مدت ہے جو نکاح کے بقیہ آثار ختم ہونے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ اور یہ عمل تو ایک نیا عمل ہے سابق نکاح کا بقیہ اثر نہیں۔

یہ صورتیں اپنے شوہر کے مادہ منویہ سے متصور تھیں اس میں بھی ضرورت شدیدہ کے بعد صرف دو صورتیں جواز کی ہیں ایک صورت ہے اقسام عدم جواز کی ہے مزید آنے والی صورتیں بھی عدم جواز میں داخل ہیں۔

۴۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن شوہر کا سمجھ کر داخل کرایا۔

۵۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو اس کی رضامندی کے بغیر عورت نے دھوکہ سے اسے فرج میں داخل کیا ایسا کرنا عورت کے حق میں حرام اور سخت گناہ ہے اور عورت تعزیر کی مستحق ہوگی۔

۶۔ مادہ منویہ غیر شوہر کا ہو لیکن اس کی رضامندی سے عورت نے وہ اپنے فرج میں داخل کیا۔

فائدہ

ان صورتوں میں اگر اس سے حمل ٹھہر گیا تو بچہ صاحب النطفہ کا تو کسی صورت میں نہیں ہوگا بلکہ شوہر کا بچہ شمار ہوگا ہاں وہ اس کے اپنے سے ہونے کو نفی کرے اور گواہوں سے ثابت کرے کہ اس کی بیوی نے حرام مصنوعی تخم ریزی کرائی ہے یا عورت خود اس کا اقرار کرے۔ اسے اصطلاح شریعت میں لعان کہتے ہیں اور لعان کے احکام فقہ میں مفصل موجود ہیں۔

۷۔ جب عورت نے خود منی داخل نہ کی ہو بلکہ کسی لیدی ڈاکٹر سے داخل کروائی ہو۔ اگر ڈاکٹر نے غلطی سے غیر شوہر کی منی داخل کی خواہ اس نے ایسا مطالبہ پر کیا ہو یا بغیر مطالبہ کے کیا ہو تو لیدی ڈاکٹر بھی گناہگار ہوگی اور تعزیر کی مستحق ہوگی۔ اس کا حکم بالا کس طرح ہے۔

فائدہ

مصنوعی تخم ریزی کی شرعی اعتبار سے ضرورت اور علاج عقیم کے طور پر اس طریقہ کی پہلی صورت کو اختیار کرنا جائز ہے بقیہ صورتیں ناجائز ہیں۔

شرعی حکم ذیل میں فقیر چند ضروری باتیں عرض کرتا ہے تاکہ مسلمان اسلام کی لاج رکھتے ہوئے شرعی امور کو ضرور اور لازماً ہے۔

۱۔ مذکورہ بالا تمام مراحل علاج عقیم کے طور پر جائز ہیں۔ لہذا اگر بعض عوارض کی بناء پر کوئی جوڑا اس طریقہ کو اختیار کر کے اولاد کے حصول کی کوشش کرتا ہے تو جائز ہے۔ ٹیسٹ ٹیوب طریقہ کا جواز صرف اسی صورت میں ہے جب مہاں بیوی کے نطفوں میں اختلاط کیا گیا ہو اور بیوی کے رحم ہی میں جنین نے بعد میں

ٹیسٹ ٹیوب بی بی

پرورش پائی ہو۔ اس کے علاوہ باقی تمام صورتیں ناجائز ہیں۔ جیسا کہ بار بار فقیر نے تنبیہ ہے۔ گذشتہ اوراق میں مفصل گزرا ہے۔

﴿ٹیسٹ ٹیوب کے طریقے﴾ پہلا مرحلہ :- شوہر کا نطفہ حاصل کرنا اس پر کلام گزر چکا ہے۔ دوسرا مرحلہ :- بیوی کا نطفہ حاصل کرنا۔

رحم کے دونوں جانب بادم کی شکل کا تقریباً ڈیڑھ انچ لمبا اور پون انچ چوڑا اور تین ٹمن انچ موٹا ایک عضو ہوتا ہے۔ جس کو انگریزی میں ovary یعنی کیسہ بیض کہتے ہیں۔ اس میں خام بیضہ اتنے ہوتے ہیں جن کی تعداد بلوغت کے وقت ہر کیسہ میں تقریباً ۳۵۰۰۰ ہوتی ہے۔ بلوغت سے سن ایس تک ہر مہینہ عام طور پر ایک اور کبھی کبھی شاذ و نادر دوا اس سے زائد بیضہ اٹھی پختہ ہو کر رحم میں داخل ہوتے ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب بار آوری کے لیے آپریشن کر کے پختہ بیضہ اٹھی حاصل کیا جاتا ہے۔ رحم میں داخلہ کے بعد بار آور نہ ہونے کی صورت میں وہ عام طور سے بارہ سے چوبیس گھنٹے تک محفوظ رہتا ہے۔ اس دوران اگر مرد کا نطفہ (جو کہ ایک وقت میں لاکھوں کروموسوم پر مشتمل ہوتا ہے) اگر رحم میں داخل ہو جائے تو عام طور سے بیضہ اٹھی بار آور ہو جاتا ہے۔ یہ بار آور ایک کروموسوم سے ہوتی ہے باقی کروموسوم ہلاک ہو جاتے ہیں۔

﴿تیسرا مرحلہ﴾ ٹیسٹ ٹیوب میں میاں بیوی کے نطفوں کا اختلاط اور زمانہ نطفہ کے مردانہ نطفہ سے بار آور ہو کر حلقہ میں تبدیل ہونا۔ عام حالات میں یہ اختلاط اور بار آور (Fertilisation) بیوی کے رحم میں واقع ہوتی ہے۔ جب کسی وجہ سے اس عمل اور مرحلہ کو ٹیسٹ ٹیوب میں کرایا جاتا ہے تب بھی اس عمل کی صورت بعینہ وہی ہوتی ہے جو رحم کے اندر پیش آتی ہے وہ صورت یہ ہے۔ جب کرم منی اس کی بیرونی دیوار (Pelucida Zona) سے مس کرتا ہے تو مضبوطی سے اس کے ساتھ چپک جاتا ہے اور پھر تیزی سے بیضہ اٹھی کے اندر داخل ہو جاتا ہے بیضہ اٹھی میں وہ آگے بڑھتے بڑھتے زمانہ پرومرکزہ (Female Pronucleus) کے قریب جا پہنچتا ہے وہاں اس کا سر اور دم اس سے جدا ہو کر گھل جاتی ہے۔ اس رقت مردانہ پرومرکزہ زمانہ پرومرکزہ میں مدغم ہو جاتا ہے اور نتیجتاً ایک قابل تقسیم مرکزہ Segmentation Nucleus حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد بار آور بیضہ اٹھی

ٹیسٹ ٹیوب بی بی

کی تقسیم شروع ہوتی ہے اور تقسیم در تقسیم کا عمل تیزی سے چلتا ہے۔ تقسیم در تقسیم کے عمل کے جو فروی شکل حاصل ہوتی ہے وہ خلیاتی ہوتی ہے۔

﴿تنبیہ﴾ یاد رہے کہ حاصل شدہ حلقہ مردانہ اور زنانہ نطفوں کی ماہیت سے جدا ماہیت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس کی نئی ماہیت میں منقلب ہو کر گئے ہیں۔ اس حلقہ میں کسی اور زمانہ نطفہ یعنی بیضہ اٹھی کو بار آور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ایک خاصہ کے طور پر انسانی خلیہ میں مخصوص قسم کے ذرات Chromosomes کی تعداد چھیالیس (۴۶) ہوتی ہے مردانہ اور زنانہ نطفوں کے خلیات یعنی کرم منی اور بیضہ اٹھی میں سے ہر ایک میں ان کی تعداد تیس (۲۳) ہوتی ہے۔ بار آور اور ادغام سے تعداد اصل یعنی چھیالیس (۴۶) تک پہنچ جاتی ہے اس طرح سے نطفہ کے برخلاف حلقہ کے خلیوں میں سے ہر ایک میں ان ذرات (Chromosomes) کی تعداد چھیالیس ہوتی ہے۔

﴿چوتھا مرحلہ﴾ حاصل شدہ حلقہ کی رحم میں منتقلی اور وہاں مزید پرورش حلقہ کے ابتدائی مراحل میں یعنی جب آٹھ یا اس سے کچھ زائد خلیاتی مرحلہ حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو ٹیسٹ ٹیوب سے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ وہیں اس کی بقیہ نشوونما ہوتی ہے اور وہیں سے وضع حمل کے ساتھ بچہ جنم لیتا ہے۔ یہ حلقہ جو میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہوا اس کو مزید پرورش کے لیے اگر بیوی کے رحم میں منتقل کیا جائے تب تو بچے کے ثابت النسب ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور کوئی اشکال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

﴿انتباہ﴾ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہر مرحلے میں ستر اور حجاب کا لحاظ رکھا جائے اور عورت سے متعلق مراحل کوئی لیڈی ڈاکٹر پورے کرائے۔

﴿نطفہ غیر شوہر اور نسب﴾ اس بحث سے اگرچہ من وجہ ہمارا مطلب نہیں لیکن چونکہ آج کل کا جاہل مسلمان صرف ضرورت پوری کرنے کیلئے غلطیوں کا ارتکاب کرتا ہے اس کی آگاہی کیلئے عرض کرنا ضروری ہے شاید کوئی مسلمان کی لاج رکھتے ہوئے عمل کرے۔ اگر اس کو بیوی کے بجائے کسی اجنبی

عورت کے رحم میں منتقل کیا جائے تو چند سوالات پیدا ہوتے ہیں۔

☆ کیا بچہ ثابت النسب ہوگا؟

☆ بیوی یعنی صاحبہ النطفہ کا بچے کے ساتھ کیا تعلق ہوگا؟

☆ اجنبیہ یعنی صاحبہ الرحم کا بچے کے ساتھ کیا رشتہ ہوگا؟

ان سوالات کا جواب جاننے کے لیے چند مفدمات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

﴿مفدمات ضروریہ﴾

۱۔ بچے کی تخلیق مرد و عورت دونوں کے نطفوں سے ہوتی ہے۔ اور عادتاً صرف ایک کے نطفہ سے

بچے کی تخلیق نہیں ہوتی

وهو استدلال على ان لها منيا كمال للرجل والمخلوق منهما (مراقبة المفاتيح)

۲۔ مردانہ و زنانہ نطفوں کے اختلاط اور بیضہ انشی کی بارآوری کے بعد جو حلقہ حاصل ہوتا ہے اس میں کسی اور زنانہ نطفہ یعنی انشی کو بارآور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی کیونکہ حلقہ کی ماہیت اور ساخت کرم منی کی ماہیت اور ساخت سے مختلف ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

۳۔ شریعت میں شوہر کے نطفہ کو احترام حاصل ہے جب تک اس کو حرام اور ناجائز محل میں نہ ڈالا گیا ہو۔ اور اگر حرام محل میں ڈالا گیا ہو تو پھر شوہر کے نطفہ کو وہ احترام حاصل نہیں رہتا۔ اسی لیے زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ ایسا درحقیقت شوہر کے نطفہ اور خود شوہر کی تذلیل شرع کے طور پر ہے۔ البتہ اگر شبہ اور غلطی سے کسی اور عورت کو اپنی بیوی سمجھتے ہوئے اس سے صحبت کر لی تو چونکہ اس صورت میں شریعت کی مقرر کردہ حدود سے سرکشی کا قصد نہیں تھا بلکہ ایسا شبہ سے ہوا ہے لہذا شریعت ایسے شخص کی تذلیل نہیں کرتی اور اس شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے اس سے نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ عورت شوہر والی ہو تو اس کے شوہر کو بھی روک دیا جاتا ہے۔ کہ جب تک عورت عدت نہ گزار لے یعنی اس کے رحم کی فراغت نہ معلوم ہو جائے تب تک صحبت نہ کرے تاکہ اگر حمل ہو تو وہ اپنے نطفہ سے حمل کو ملوث نہ کرے۔ یہ تلویث اس طرح نہیں ہوتی کہ دوسرے کے حمل میں داخل ہو کر اس کی نسب کو مشتبہ بنا دے بلکہ نسب دوسرے کا ہی رہتا ہے اور اس نطفہ کے کچھ خارجی اثرات حمل

پر پڑتے ہیں اسکو حدیث میں یوں بیان کیا۔

لا یسقی ماء احدکم زرع غیرہ ایک کا پانی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے یعنی وہ

کھیتی دوسرے کی ہے اور رہے گی البتہ اس کے نطفہ کے کچھ خارجی اثرات پڑ سکتے ہیں۔

۴۔ پچھلے مقدمہ میں جائز و ناجائز محل کا ذکر ہے۔ محل یعنی رحم جنین کی حقیقت سے علیحدہ ایک چیز ہے وہ محل حمل ہے خود حمل یا اس کا جزو نہیں ہے۔ محل سے اصل مقصود حال یعنی بچہ ہوتا ہے جو مردانہ نطفہ کے زنانہ نطفہ کے ساتھ اختلاط کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ تو محل میں ڈالنا خود مقصود نہیں ہوتا بلکہ زنا نہ نطفہ کے ساتھ اختلاط مقصود ہوتا ہے۔ لہذا احلال محل یعنی بیوی کے رحم میں نطفہ کو ڈالنا یا بیوی کے نطفہ کے ساتھ شوہر کے نطفہ کو مخلوط کرنا ہم معنی ہیں۔

۵۔ جائز محل اپنے بالکل ابتدائی مرحلہ سے ثابت النسب ہوتا ہے حمل کے نسب کا کسی مرحلہ میں خواہ وہ ابتدائی ہو یا بعد کا کوئی ہوا ثبات نہیں کیا جاتا۔ ثبوت نسب کے لیے نہ حمل کی کوئی خاص مدت شرط ہے اور نہ ہی کوئی خاص محل ضروری ہے اور نہ ہی استنباط طلق کی احتیاج ہے اور ہی وضع حمل اس کے لیے موقوف علیہ ہے۔ یہ ثبوت نسب کا نکاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

النسب الثابت بالنکاح لا یقطع الا بالعان (بدائع الصنائع صفحہ ۲۴۶ جلد ۳)
ترجمہ نکاح سے ثابت ہونے والا نسب صرف لعان سے منقطع ہوتا ہے اس دعویٰ پر چند مزید دلائل مندرجہ ذیل ہیں

﴿الف﴾ شوہر کے نطفہ کو جب کہ وہ حلال محل میں ڈالا گیا ہو احترام حاصل ہوتا ہے اور شوہر کی طرف اس کی نسب قائم رہتی ہے اس کے برخلاف حرام محل میں ڈالنے سے اس کا احترام اور اس کی نسبت دونوں ہدراور باطل قرار پاتے ہیں۔ پھر جب شوہر کی طرف منسوب نطفہ بیوی کے نطفہ کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے تو اگرچہ اختلاط کی وجہ سے ماہیت بدل جاتی ہے لیکن نسبت کو منقطع کرنے والی کوئی بات نہیں پائی گئی۔ اختلاط سے پہلے نطفوں کی نسبت اپنے اپنے صاحب (یعنی شوہر اور بیوی) کی طرف تھی۔ اختلاط کے بعد حاصل شدہ مرکب کی نسبت اکٹھی دونوں کی طرف ہوگی۔

(ب) حدیث میں ہے۔ لایسفی ماء احد کم زرع غیرہ۔

ترجمہ: ایک کاپانی دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے۔ یہ حکم حمل کے دوران کا ہے۔ اس میں زرع غیرہ فرمایا جس میں حمل کو منسوب بتلایا۔ نیز زرع کو مطلق ذکر کیا کسی خاص مرحلہ کے ساتھ متعین نہیں فرمایا۔

(ج) ذکر شمس الاثمہ السر خسی فی اصولہ ان الجنین مادام مجتئنا فی البطن لیس له ذمتہ صالحتہ لکنہ فی حکم جزہ من نفسالہ ذمتہ فبا اعتبار هذا الوجه یكون اهلا لوجوب الحق له من عتق اوارث او نسب او وصیتہ وباعتبار الوجه الاول لا یكون اهلا لوجوب الحق علیہ

جنین کیلئے کوئی باصلاحیت ذمہ نہیں ہوتا کیوں کہ وہ ماں کے ایک جزو کا حکم رکھتا ہے البتہ چونکہ اس کو علیحدہ سے حیات حاصل ہے اور اس میں ذمہ وار نفس بننے کی استعداد ہوتی ہے لہذا اس اعتبار سے جنین اس کا اہل ہوتا ہے کہ اس کے لیے آزادی میراث نسب اور وصیت جیسے حق واجب ہوں جب کہ پہلی ہوتا کہ اسکے ذمہ دوسروں کے حق واجب ہوں اور جنین کس کو کہتے ہیں؟ علامہ شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں۔ هو الولد مادام فی الرحم ویکفی استبانہ بعض خلقہ کظفر و شعر (صفحہ ۲۱۶ جلد ۵)

(ترجمہ) بچہ جب تک رحم میں ہوا اس کو جنین کہتے ہیں۔ اس کیلئے کسی عضو مثلاً ناخن اور بال کا بن جانا کافی ہے۔

(د) علامہ زبلی لکھتے ہیں۔ الاحکام لا تترتب علی الحمل لا حتمال والارث والوصیہ یتوقفان علی الولادة فیثبتان للولد لا للحمل وكذا العتق لانه یقبل التعليق بالشرط وانما کان له الرد بالعیب لان الحمل ظاهر والریح شبہہ والرد بالعیب لا یمتنع بل یشبت معها وكذا لنسب یثبت مع الشبہہ بخلاف اللعان لانه من الحدو دفلا یثبت معها۔

(ترجمہ)

احکام کا ترتیب حمل پر نہیں ہوتا کیونکہ حمل کے ثبوت میں شک و احتمال ہوتا ہے۔ مشتری کی جو عیب بناء پر خریدی ہوئی باندی (یعنی جس کو خریدنے کے بعد ظاہر ہوا ہے اور حمل کی جگہ نشہ ہونے کا محض احتمال و شبہ ہے اور عیب کی بناء پر واپس شبہ سے ممتنع نہیں رہتی بلکہ شبہ کے ہوتے ہوئے بھی ثابت ہوتی ہے اسی طرح نسب بھی شبہ کے ہوتے ہوئے ثابت ہوتا ہے لہذا شبہ کے ہوتے ہوئے ثابت نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمل کیلئے نسب ثابت ہوتا ہے اور پہلے ذکر ہوا یہ ثبوت نسب نکاح کی وجہ سے ہوتا ہے۔

النسب الثابت بالنکاح لا یقطع الا باللعان (بدائع الصنائع صفحہ ۲۲۶ جلد ۳)

(ترجمہ)

نکاح سے ثابت ہونے والا نسب صرف لعان سے منقطع ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نسب خود ثابت ہونے والی چیز ہے اس کو ثابت نہیں کیا جاتا کیوں کہ اثبات نسب بھی قطع نسب کی طرح ایک حکم ہے اور علامہ شہاب الدین شامی لکھتے ہیں۔

(قولح ولم ینف الحمل) وانما لم ینف القاضی نسب الحمل عن ابیہ لان قطع النسب حکم علیہ ولا تترتب الا حکام علی الحمل دلالة قبل الا خصال ولهذا لا حکم له باستحقاق الوصیہ والمیراث قبل الولادة ۱۵

حاشیہ علی النبین

(ترجمہ)

قاضی حمل کے نفی اس کے باپ سے نہیں کرے گا کیوں کہ قطع نسب حمل کے لیے مخالف ہے جبکہ ماں سے جدا ہونے سے پیشتر حمل کے لیے موافق و مخالف احکام کا ترتیب نہیں ہوتا اسی لیے ولادت سے پیشتر حکم نہیں لگایا جاتا۔ جب معلوم ہوا کہ حمل کے لئے نہ اثبات نسب ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے قطع نسب تو ثبوت نسب کے لیے ضروری ہے کہ وہ ابتدائے حمل سے ہو کر کیونکہ اگر وہ ابتدائے حمل سے نہ بلکہ بعد کے کسی مرحلہ میں ہو مثلاً استبانہ بعض خلق پر ہو تو جائز اور ناجائز حمل دونوں اس امر میں غیر معقول ہے کہ ایک وقت میں تو دونوں یکساں حکم کہتے ہوں لیکن پھر اچانک کسی اور فارق کے وجود میں آئے بغیر دونوں

کے حکم ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں ایک ثابت النسب ہو جائے اور دوسرا غیر ثابت النسب ہو جائے۔
علامہ کا شانی لکھتے ہیں۔ ولو قال لا مراثہ وہی حامل لیس هذا الحمل
منی لمیحب اللعان فی قول ابی حنیفہ لعدم القذف بنفی الولد وقال ابو
یوسف ومحمد ان جائت بولد قل من ستة اشهر من وقت القذف فقد تیقنا
بوجودہ فی البطن وقت القذف هذا الواسی لحمل امراء ته فجائت به
لاقل من سنته اشهر من اشهر استحق الوصیہ۔ واداتیقنا بوجودہ وقت
النفی کان محتملا للنفی اذالحمل متعلق به الا حکام جانہ جاءت به
لاکثر من سنته اشهر فلم تتیقن بوجودہ عند القذف لا حتمال انه حادث
ولهذا لا تستحق الوصیة ولا هی حنیفہ ان القذف بالحمل لوصح اما ان
یصح باعتبار الحال او باعتبار الثانی۔ لوجه الاول لانه لا یعلم وجده
للحال لجواز انه ریح لاحمل ولا سبیل الی الثانی لانما یصر فی معنی
التعلیق بالشرط ولا یقطع نسیب الحمل ولا سبیل الی الثانی لانه یصیر
فی معنی التعلیق بالشرط ولا یقطع نسب الحمل قبل الولادہ بلا خلاف
بین اصحابنا۔ ما عند ابی حنیفہ فظاهر لانه یلا عن وقطع النسب من
احکام اللعان واما عندہما فلان الاحکام انما یتثبت للولاء لا للحمل وانما
یستحق اسم الولد بالا تفصال ولهذا لا یتستحق المیراث والوصیہ الا بعد
الا تفصال (بدائع الصنائع صفحہ ۲۴۰ جلد ۳)

ترجمہ

اگر اپنی حاملہ بیوی سے کہا کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے تو ابو حنیفہ کے نزدیک
لعان واجب نہیں ہوگا کیوں کہ بچے کی نفی سے قذف معدوم ہے جبکہ امام یوسف اور امام محمد کہتے ہیں کہ اگر وقت
قذف سے چھ مہینے سے کم میں بچہ جنا تو قذف کے وقت پیت میں اس کا ہونا یقینی ہوا اسی لیے اگر اسی بیوی کے

حمل کیلئے کوئی وصیت کرے اور پھر (وصیت کے وقت سے) چھ مہینے سے کم میں عورت نفی کے وقت ہمیں حمل
کے ہونے کا یقین ہوتا تو وہ نفی کے قابل بھی ہے کیونکہ حمل کے ساتھ (بھی) احکام کا تعلق ہوتا ہے کیونکہ باندی
کو (حمل کے عیب کی وجہ سے) اس کے فروخت کنندہ پر واپس لوٹا دیا جاتا ہے اور معتدہ کیلئے اس کے حمل کی وجہ
سے نفقہ واجب ہوتا ہے تو جب شوہر نے حمل کی نفی کی تو وہ لعان بھی کرے گا اور اگر چھ ماہ سے زائد عرصہ میں بچہ
پیدا ہو تو قذف کے وقت حمل کا ہونا یقینی نہیں کیوں کہ احتمال ہے کہ وہ اس کے بعد ہوا ہو اسی لیے (اس صورت
میں) وصیت میں استحقاق نہیں ہوتا۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ حمل کے ساتھ قذف اگر صحیح ہو یا تو زمانہ حال
کے اعتبار سے صحیح ہوگا یا آئندہ زمانہ کے اعتبار سے صحیح ہوگا۔ پہلے کی کوئی صورت نہیں ہے اس لیے کہ ہو سکتا ہی
وہ حمل نہ ہو ہوا بھری ہوئی ہو۔ اور دوسرے کی بھی کوئی صورت نہیں ہے کیوں تعلق شرط کا معنی اس میں پایا جاتا
ہے۔ ولادت سے پیشتر حمل کے نسب کو قطع نہیں کیا جائے گا اس پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے ابو حنیفہ کے
نزدیک تو ظاہر ہے کیوں کہ شوہر لعان نہیں کر سکتا جبکہ قطع نسب لعان کا ایک حکم ہے صاحبین رحمہم اللہ کے
نزدیک اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ احکام بچے کے لیے ثابت ہوتے ہیں حمل کیلئے نہیں اور بچہ اس وقت کہلاتا ہے جو
ماں سے جدا ہو جائے اسی لیے ماں سے جدائی کے بعد ہی میراث اور وصیت کا مستحق بنتا ہے۔ اس اعتبار سے
مندرجہ ذیل دو نکات حاصل ہوئے۔

(1)

حمل شروع دن سے ثابت النسب ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب وقت وقفہ سے چھ
ماہ سے مثلاً چار دن کم میں بچہ پیدا ہوا اور اس حمل کی کل مدت چھ ماہ ہو تو صاحبین کے نزدیک حمل کی نفی صحیح
ہو۔ جس کا تقاضا یہ ہے کہ حمل اس وقت ثابت النسب ہو۔ امام ابو حنیفہ کا قول بھی اسکے مخالف نہیں کیونکہ ان
کے قول کی یہ تو جہی کی گئی ہے کہ زمانہ حال میں حمل کے وجود کا علم نہیں اور احتمال ہے کہ حمل نہ ہو فقط ہوا ہو۔ اس
سے یہ مفہوم ہوا کہ اگر کسی طریقہ سے حمل کے وجود کا علم ہو جائے اور دیگر احتمال تعلق ہو جائے تو ان کے نزدیک
بھی نفی صحیح ہوگی اور صحت نفی اس کو تسلیم ہے کہ پہلے سے نسب ثابت ہو۔

(2)

یہ جو ذکر ہے کہ صاحبین کے نزدیک احکام ولد کیلئے ثابت ہوئے ہیں حمل کے لیے نہیں تو یہ
بات یاد رہے کہ پہلے اس پر مفصل کلام گزر چکا ہے کہ حمل کیلئے ثبوت نسب نکاح سے ثابت ہوتا ہے حمل کیلئے

نسب کا اثبات نہیں کیا جاتا۔ اس لیے ہر حمل پر ہر حکم لگانا نہیں ہے۔ مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حمل بالکل ابتداء سے ثابت النسب ہوتا ہے۔

ایک اشکال:- قرآن پاک میں ہے ان امہاتہم الا النئی ولدنہم اس آیت میں امومت کے لیے وضع حمل کا ذکر ہے بلکہ امومت کو صرف اسی عورت میں منحصر کیا ہے جس نے جنا ہو۔

حل: امہاتہم میں مضاف الیہ ضمیر ظہار کرنے والوں کو طرف راجع ہے اور آیت کا ترجمہ یہ ہے ظہار کرنے والوں کی مائیں فقط وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اس میں اب دو احتمال ہیں یا تو عورت پر محمول کیا جائے اور عادیۃ ماں بننے کی تین مراحل ہوتے ہیں۔

- (1) عورت کے نطفے کی مرد کے نطفے سے بار آوری
- (2) بار آور نطفہ کا رحم میں قرار و نشوونما
- (3) مدت پوری ہونے پر وضع حمل

لہذا مطلب یہ ہوگا کہ عادیۃ ان کی مائیں وہ ہیں جن میں یہ تینوں مراحل گزرے ہیں اور وہ افراد جن میں اس عادت سے عدول ہے انکے بارے میں سکوت سمجھا جائے کہ ایک تو وہ کل انسانی آبادی کے تناسب سے گویا کا عدوم ہیں اور عام ضابطہ میں شامل نہیں ہیں۔ اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ فقہاء کی اتنی صراحتوں سے ثابت ہوا کہ حمل ثابت النسب ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ ان کی نظر میں وضع حمل کا ذکر احترازی نہیں بلکہ اتفاق ہے اگر کوئی اس آیت کی بناء پر امومت کے لیے وضع حمل کو شرط قرار دینے پر مصر ہو تو پھر ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آیت میں فقط ظہار کرنے والوں کا ذکر ہے اور عبارت النص ہے ظہار کرنے والوں کی ماؤں کے بارے میں لہذا ہم اس کو پیشین گوئی بنا لیتے ہیں کہ ظہار صرف وہ لوگ کریں گے کہ جنگی ماؤں کا نطفہ بھی انکی تخلیق میں شامل ہوگا اور ان کو جنین بھی۔ وہ لوگ جو مستعار رحم سے پیدا ہوں گے وہ ظہار ہی نہیں کریں گے۔ مذکورہ بالا مقدمات کی تمہید کے بعد اب ہم سوالات کے جواب دیتے ہیں جو پہلے ذکر کئے تھے۔

☆ سوال نمبر 1 کیا بچہ ثابت النسب ہوگا؟

﴿جواب﴾ چونکہ غیر عورت کے رحم میں داخل کی جانے والی شے نطفہ نہیں ہے بلکہ جائز میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہونے والا حلقہ ہے اور یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ میاں بیوی نطفوں کے اختلاط سے حل ہونے والا حلقہ ثابت النسب ہوتا ہے لہذا اسی حلقہ کی نشوونما اور ترقی سے جو بچہ حاصل ہو وہ بھی ثابت النسب ہوگا اور اس کا باپ وہ شوہر ہوگا جس کے نطفہ کا اختلاط اس کی بیوی کے نطفہ کیساتھ ہوا ہے۔

☆ سوال نمبر 2 صاحب النطفہ (بیوی) کا بچہ سے رشتہ؟

﴿جواب﴾ چونکہ یہ صاحب النطفہ کی بیوی ہے اور حلقہ کی تخلیق میں اس کا نطفہ استعمال ہوا ہے اور اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ حقیقی ماں بننے کے لیے بچے کی تخلیق میں صرف اس کا نطفہ ہونا کافی ہو وضع حمل وغیرہ اس کے لیے شرط نہیں ہیں۔ لہذا اصحابہ النطفہ بچے کی حقیقی ماں ہوگی۔

☆ سوال نمبر 3 صاحب الرحم (اجنبیہ) کا بچے سے رشتہ؟

﴿جواب﴾ یہ بچے کیلئے رضاعی ماں کی مثل ہوگی اس کو حقیقی ماں قرار دینے کے خلاف مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔ (الف) اس کا نطفہ بچے کی تخلیق میں شامل نہیں۔ (ب) اس کے رحم میں حلقہ اس وقت منتقل کیا گیا جب میاں بیوی کے نطفوں کے اختلاط سے حاصل ہونے والے حلقہ کا نسب ثابت ہو چکا تھا لہذا اثبوت نسب کی مزید حاجت نہیں۔ (ج) اگر اسکو بھی حقیقی ماں قرار دیں تو تضاد لازم آتا ہے۔ کیوں کہ بیوی کے ماں ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت ہو جبکہ صاحبہ الرحم (اجنبیہ) کو ماں کہنے میں ضروری ہے کہ بچے کا نسب شوہر سے ثابت نہ ہو۔ تو لید کا یہ طریقہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے ثابت النسب ہونا اس طریقے کے جواز و حلت کو مستلزم نہیں اس طریقے کے عدم جواز کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ درمنثور صفحہ ۵ جلد ۶ میں ابن سیرین اور حسن بن زیاد سے روایت ہے لا یعار الفرج فرج کو عاریت میں نہیں دیا جاسکتا۔ (بحوالہ جواہر الفتاویٰ صفحہ ۱۹۱ جلد ۱۔ مفتی عبدالسلام صاحب چاٹ گامی) جبکہ اس صورت میں رحم و فرج دونوں کو عاریتاً لینا ثابت ہوتا ہے جب عاریت ناجائز ہے تو اجارہ تو بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔

۲۔ قرآن پاک میں ہے۔ نساء کم حرث لکم ابن سبیرین اور حسن بن زیاد مذکورہ بالا قول کی روشنی میں لام کے اختصا کے لیے ہونے کی تعین ہوئی اور مطلب یہ ہوا کہ یہ خاص تمہارے لیے کھیتیاں ہیں دوسروں کے لیے نہیں۔ لہذا غیر شوہر کے حمل کیلئے عورت کو عاریت یا اجارہ پر نہیں لیا جاسکتا۔

۳۔ اجارہ ویسے ہی خلاف قیاس ہے اور اس کا جواز محض ضرورت کی بناء پر ہے۔ والقیاس بیابھی جوازہ لان المعقود علیہ المنفعہ وہی معلومہ و اضافہ التملیک الی ماسیو جلا یصح الا انا جوزنا الحاجہ الناس الیہ (ہدایہ کتاب الاجا جبکہ زیر بحث صورت میں ضرورت مستحق نہیں کیونکہ شوہر اگر اولاد کا خواہشمند ہے تو وہ اور بیویاں کر سکتا ہے نہیں تو ہانجھ کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کر سکتا ہے۔

۴۔ امومت میں باعث فضیلت چیز حمل اور وضع حمل ہے۔ قرآن پاک میں ہے ﴿حملتہ امہ کرھا و وضعتہ کرھا حملتہ امعوا علی وھن۔ زیر بحث صورت میں صاحب النطفہ شرف و فضیلت کے باعث و سبب سے محروم ہے جبکہ صاحب الرحم اس باعث و سبب کی موجودگی کے باوجود امومت حقیقی کے شرف و فضیلت سے محروم ہے۔

۵۔ فطرت انسانی جبکہ وہ سلیم ہو اس صورت سے اہاء کرتی ہے۔ لیکن اسے وہ سمجھے جسے فطرت انسانی کی قدر ہے اور جو فطرت انسانی سے نکلا کر بہائم اور جانوروں کی جو خصلت میں داخل ہو چکا ہے اسے اس قیمتی جوہر کی کیا خبر۔

﴿بانجھ عورت کیلئے روحانی علاج﴾ ہمارے دور میں مادیات پر یقین زیادہ ہے روحانیت سے کوئی دلچسپی نہیں مادیات کا غلط ہو جانا ممکن ہے لیکن روحانیت پر یقین محکم اور عقیدہ مضبوط ہو تو بقول علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم ”اگر ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی زنجیر“ اسی لیے عوام میں ایک مغولہ مشہور ہے کہ پیرا چھایا یقین اسی لیے فقیر مذکورہ بالا بحث کے بعد چند روحانی تدابیر از شمع شبستاں عرض کرتا ہے ممکن ہے کسی خوش قسمت برادر مسلم کا بھلا ہو جائے۔

﴿بانجھ عورت کا علاج﴾ نقش ذیل لکھ کر عورت گھٹے میں رکھے انشاء اللہ تعالیٰ فرما دے اور عمر کا صالح و جامع الفضائل جسمانی و روحانی پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان اللہ علی کل شئی تدبیر۔

۷۸۶

یا کافی	یا علی	۱۱۵
یا قوی	۱۱۲	یا حق
یا حنان	یا جامع	یا باقع
اجب یا فلاں و فلاں یا حق یا مصور		

﴿دیگر از مفتاح القلوب﴾ عورت کو چاہیے کہ بروز جمعرات روزہ رکھے۔ افطار کرتے وقت اتنا دودھ کہ پی سکے سات بارہ سورہ منزل شریف پڑھ کر دودھ پر دم کرے پھر اسی دودھ سے روز افطار کرے اگر دودھ ہضم ہو جائے پس یہ نقش و نقوش اس بارے میں لکھے ہوئے ہیں عمل لائے انشاء اللہ عورت حاملہ ہوگی اور اگر دودھ ہضم نہ ہو تو صبر کرے در نصیبہ او فرزند نیست اسکی قسمت میں اولاد نہیں۔

عمل استقرار حمل از اعداد آئیہ کریمہ ﴿یا ایھا الناس تارقیبا﴾ (سورۃ النساء) دو نقش از گلاب زعفران نوشتہ یکے بخورون و ہر دو دیگر ہر روز بدان (بچہ دان) زن بند و کرم الہی حاملہ گردد اما باید کہ اس جملہ اعمال بعد پاک شدن از حیض نہ کند تا ہفت روز بعد آں عمل این است و چون عمل کند زن و شوہر آں شب ہم آمین و صبح غسل پاک کر دہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱	۲۳۰۵	۲۳۰۱	۸
۲۳۰۲	۷	۲	۲۳۰۳
۶	۲۲۹۹	۲۳۰۷	۳
۲۳۰۶	۴	۵	۲۳۰۰

ب ج

اتارے اور بالکل برہنہ ہو کر نہائے جب نہا چکے اس لڑکے کو بلا کر گڑا سے دے دے پھر اپنے شوہر کو بلا کر اس کا مونہہ دیکھ کر اس وقت ہم بستر نہ ہوں بعد وہ تعویذ جس پر الف لکھا ہے صفحہ ۳۱ پر ہے موم جامہ کر کے فاف پر باندھے۔

(۲) پھر نقش جس کی پشت پر ب لکھی ہے پانی میں گھول کر پی لے۔

(۳) پھر تعویذ جس پر ج لکھا ہے ۳۱ کے نیچے موم جامہ کر کے ناف کے نیچے پٹیر پر باندھ لے۔

(۴) پھر نقش جس کی پشت پر د لکھی ہے گھول کر پی لے۔

(۵) پھر نقش جس کی پشت پر ہ لکھی ہے خاص رحم یعنی بچہ دان پر باندھ لے۔

(۶) پھر دعا جس کی پشت پر و لکھی ہے گھول کر پیئے۔

(۷) پھر نقش جس کی پشت پر ز لکھی ہے پیئے۔

یہ سب کام اسی جلسے میں کرے پھر رات کو جب مرد و عورت سونے لگیں شوہر وہرہ خرم عورت کو کھلائے پھر مرد و عورت دونوں ساتھ ساتھ اکیس اکیس بار یا مصور کہیں اول آخر ۳۳-۳ بار درود شریف ضرور پڑھیں پھر صحبت کریں یہ پہلے دن کے کام ہوئے۔

دوسرے دن علی الصباح نماز سے قبل غسل کریں اور عورت نہا کر نقش جسکی پشت پر ج ہے پیئے جب رات ہو پھر بدستور مرد و عورت اکیس اکیس بار یا مصور پڑھ کر ہم صحبت ہوں

تیسرے دن نماز سے قبل غسل کریں اور عورت نہا کر جس نقش پر ط ہے پیئے جب رات ہو اسی طرح پڑھ کر ہم صحبت ہوں یہ تین دن ہوئے صبح پھر اسی طرح نہالیں اس میں اگر حمل رہ جائے بہتر ورنہ دوسرے مہینے بعد حیض ایسا ہی کریں۔ انشاء اللہ گوہر مراد سے مالا مال ہوں۔

﴿دیگر برائے استقرار حمل﴾

یہ عبارت ہرن کی جھلی پر لکھ کر عورت کو پہنائے خدا چاہے صاحب اولاد ہو۔ ولوان قرآن سیرت به الجبال اوقطعت به الارض او کلم به الموتی بل لله الا مرجعاً افلم یئس الذین کفرو ان لو یشاء الله لہدی الناس جمیعاً

ایضاً دیگر۔ وہ چہار نقش نوید کیے بر بچہ وال بند و سہ در سہ روز باب شستہ خوراند و ہر شب جماع کند

۸	۳۰	۳۳	۱
۳۲	۲	۷	۳۱
۳	۳۵	۲۸	۶
۲۹	۵	۴	۳۴

۱۔ ایں دعا نوشتہ بآب شستہ خوراند زینہ آرنہ۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ الثَّمَامَاتِ مِنْ كُلِّ هَامَاتٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَاتٍ مِنْ اَوْجَاعٍ وَاسْقَامٍ وَامْرَاضٍ وَانْ يَكَادِ الذِّينَ كَفَرُوا لِيَزْلِقُنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ اِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ بِحَقِّ حَمِّهِ عَسَىٰ اَنْ يَّشْرَ اٰهِيًا بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِي بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِي بِسْمِ اللّٰهِ الْمَعْفَىٰ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّعُ اسْمُهُ شَيْ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ط سہ روز ایں تعویذ ہا بخورد و ہر شب با شوہر جمع شود و کرم اللہ تعالیٰ فرزند زینہ پیدا شود۔

(ز) روز اول بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ الذی تا الرحمن الرحیم رب ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام۔
(ح) روز دوم اللہ الذی لا الہ الا اللہ الملک تا عما یشرکون رب ابراہیم و اسمعیل و اخیلق و یعقوب علیہم السلام۔
(ط) روز سوم اللہ الخالق الباری تا آخری آیت سورہ حشر رب موسیٰ و عیسیٰ صلوات اللہ و سلامہ علیہم جمعین ترکیب نہایت قابل غور۔ (۱) عورت جب حیض سے فارغ ہو کر غسل کرے اسی دن یا دوسرے دن شوہر ایک خر مالا کر خود اس پر گیارہ بار سورہ مزمل شریف پڑھ کر با احتیاط رکھ چھوڑے اور عورت سے کہے کہ نہانے کا سامان ایک ساتھ گوشہ تنہائی میں پردے کے مکان میں لے جائے اور تھوڑا گزر بھی لے جائے اور ایک لڑکا خر دس سال دایہ کی گود میں گوشہ میں بٹھائے رکھے۔ اب عورت ایسے گوشہ میں کہ کوئی اسے نہ دیکھے بسم اللہ کہہ کر کپڑے

﴿فائدہ﴾ حمل کی روک تھام اور تسلیل ولادت کے یہ تعویذ اب وغیرہ۔

﴿حمل خام کی روک تھام﴾ یہ آیت لکھ کر کمر میں باندھے کل نفس

لما عليها حافظ فليَنظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافقٍ يخرُجُ
من بين الصلب والترائب فالله خيرُ حافظاً وهو ارحم الراحمين.

تھام کے لیے مجرب ہے غیر مسلم کے لیے ﴿اٰلِیٰ اِسْلَام﴾ کے لیے صفحہ ۸۱۳۳ نمبر پر جو آیات کریمہ لکھی ہوئی ہیں دیں۔ اور اگر غیر مسلم کو دینا ہو تو اسی آیت کا یہ مربع کر کے دے اعداد اس کے ۰۸۶ ے ہیں

نقش یہ ہے۔

1221	1223	1222	1224
1226	1225	1220	1228
1227	1229	1223	1229
1223	1228	1222	1228

﴿تسهیل ولادت﴾ مؤلف مہر نواز شریف اور نعلین شریف کے باریک تعویذ

دروڑہ کے وقت اگر زیادہ تکلیف ہو تو مٹھی میں داب لے دو رنہ باز و پر باندھے انگشتی مقاطعات کی بھی دروڑہ کے لیے سیدھے ہاتھ میں دنیا مفید ہے ۵ منٹ میں وضع حمل ہوگا۔

﴿خلاصی حمل باآسانی﴾ ایک مرتبہ شیخ تبحر میمنری قدس سرہ سفر میں تھے

بارش کثرت سے ہوئی گاؤں میں کسی نے جگہ نہ دی اس گاؤں کے رئیس کی عورت تین روزے دروازہ میں بنٹلا تھی۔ آپ کو خبر ہوئی ایک پرچہ پر بطور تعویذ لکھ کر دے دیا مرا جائے وہ وخرمرا جائے وہ پسر وہاں زاندا نہ زاندا۔ ہائی شیخ بھی منیری رحمۃ اللہ علیہ کی جیسے ہی تعویذ باندھا فوراً خلاصی ہوئی جب سے بزرگوں میں یہ عمل بہت مقبول ہے۔

(نوٹ) ٹگڑ پر دم کر کے کھلاتے بھی ہیں۔ بہت ہی زور اثر اور مجرب ہے۔ (مؤلف)

﴿اسقاط حمل کی حفاظت کے لیے مجرب ہے﴾ اگر کسی عورت کے بچے

حمل گر جاتے ہوں تو سیاہ مرج اور اجوائن پر ۷ بار **ثُمَّ خَلَقْنَا** (پارہ ۸ ارکوع پہلا) پوری آیت پڑھے پھر سورۃ کافرون و سورۃ مزمل ۷ ۷ بار الم نشرح ۱۱ بار پڑھ کر دم کرنے کے بعد وہ مرج سیاہ اور تھوڑی اجوائن بانجھ عورت کو کھلائے اور حاملہ تا وضع حمل کھاتی رہے۔ نہایت مجرب ہے۔

﴿یہ عمل استقرار حمل کے لیے نہایت مجرب ہے﴾ یہ نقش لکھ کر بہتر

ہیکید چاندی کے پتر پر کندہ کرا کے عورت کے زیر ناف باندھے اور اسی کو روزانہ دھو کر پتی رہے صاحب اولاد ہو (نوٹ) اس نقش پر کپڑا اس طرح چڑھالیں کہ روزانہ اس میں سے نکال کر پی سکیں اور بے ادبی بھی نہ ہو سکے۔ اور نہایت ہی مجرب ہے۔

۳۳	۱۸	۳	۱۶
۳۰	۱	۲۳	۲۴
۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۷	۲	۲۵	۲۶

يا حنّ يا قيوم

وَصَبِرُوا صَبْرَ الْإِبْرَاهِيمَ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ

۱۱۵	یا حق	یا باقی
یا علی	۱۱۲	یا جامع
یا کافی	یا قوی	یا حنان

A	PP	PZ	1
RY	P	Z	PA
P	PA	PP	Y
PP	A	P	PA

السی بحر متہ راجی سید شاہ ابراہیم عبدالحی یسن بابا حسام حضرت شاہ نور قطب عالم

چندوه مسماة فلانی بهشت فلانی را فرزند تو لد شود

نقش سوزن برائے حفاظت حمل مجرب ہے

بسم الله الرحمن الرحيم واذقالت امرات عمران رب انى نذرت لك
ما فى بطنى محرراً فتقبل منى انك انت السميع العليم الهى بحرمته
سورة يونس الهى بحرمته سورة هود الهى بحرمته سورة يوسف الهى
بحرمته سورة يس الهى بحرمته سورة مزمل الهى بحرمته سورة
والضحى الهى بحرمته سورة الم نشرح الهى بحرمته سورة قل يا ايها الكا
فرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا
انتم عابدون ما اعبد اى بحرمت اى آياتها آنچہ مسان و مسانى کہ در بدن طفل فلاں بنت فلاں
باشد و دوشود فالله خير حافظ و هو ارحم الراحمين.

ترکیب﴾ یہ نقش استرا حمل کے فوراً بعد یعنی تین ماہ کا حمل نہ ہونے پائے کہ یہ نقش
حاملہ کو پہنا دیا جائے چاہے کہ سات سوئیاں لے کہ جب یہ نقش مرتب ہو جائے تو ہر سوئی پر ۷۷ مرتبہ آیت
انکری پڑھ کر نقش میں چھبوتا جائے بعد پیت کر موم جامہ کر کے تاجے کے تعویذ میں رکھیں اور اتنا لمبا ڈورا ڈال
کر گلے میں پہن لیں کہ تعویذ ناف سے بھی دو انگل بچا رہے بعد بچہ پیدا ہونے کے فوراً بچہ کو غسل دیں اور
اذا نيس کانوں میں کہلو کر فوراً یہ تعویذ ماں کے گلے سے اتار کر بچہ کو پہنا دیں اور دوران حمل کی حفاظت کے
لیے جو ہدایات صفحہ ۱۳ اور ۹۳ پر لکھی ہیں ان کا خاص طور خیال رکھیں۔

۸۸ ﴿آسانی کے ساتھ بچہ پیدا ہو﴾ آسانی ولادت کے لیے یہ نقش ناف پر باندھے
یا سیدھے ہاتھ میں دیدے انشاء اللہ بچہ بہت جلد پیدا ہوگا۔ بعد ولادت تعویذ کو علیحدہ کر دے اور حفاظت سے
رکھ لے مجرب المجرب ہے



برائے دفع استحاضہ﴾ مربع ۷۲۵ کسر ۲/۱۹ اور چاروں طرف آیت بایں طور کہ

۹/۲ کا مطلب یہ ہے کہ اس نقش کے اعداد کو دہر کرتے وقت نویں خانہ میں ایک زیادہ کر کے لکھے بہت سی
مجبرب ہے۔

بازن اللہ ۷۸۶					بسم اللہ الرحمن الرحیم				
۷۲۵	۷۳۹	۷۳۶	۷۳۲	اسماء طمانین علی الارض والسماء	اسم اللہ تعالیٰ علی الارض والسماء				
۷۳۷	۷۳۱	۷۲۶	۷۳۷						
۷۳۰	۷۳۲	۷۳۱	۷۲۷						
۷۳۰	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۵						
سورة الم نشرح									

۹۰ ﴿برائے دفع مسان﴾ سورة الطارق ۴۱ بار پڑھ کر سوت کے کچے تاگہ پر دم کریں
اور ہر بار گرہ لگاتے جائیں سوت کے بھی ۴۱ تار ہوں رنگ کی قید نہیں یہ کنڈہ حاملہ تا وضع حمل گلے میں پہنے
رہے اور جیسے ہی بچہ پیدا ہو فوراً بچے کو نہائیں دیر ہرگز نہ کریں اور فوراً اسی وقت سات اذا نيس کان
میں ۱۳ لے کان میں دے کر وہ گنڈا ماں کے گلے سے اتار کر بچہ کو پہنا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچہ مسان سے محفوظ
رہے گا۔

(نوٹ) اس کے لیے نقش سیفی دوسری طرف حفاظت جان کندہ شدہ گلے میں ڈالنا بھی بہت مفید ہے۔ رضوی
کتب خانہ سے طلب کریں۔

برائے دفع مسان و آسیب مجرب ہے﴾ کاغذ پر یار کابی پر لکھ کر پلائے انشاء

اللہ مسان و آسیب سے محفوظ رہیں گے

نقش اگلے صفحہ پر ملا خط فرمائیں

بکن یا اللہ اعلیٰ اعظم
۱ ۱۱ ۱۱ ۵

﴿برائے دفع اُم صبیباں﴾
۴ عدد فنی سکوری پر اس نقش کو لکھ کر اپلوں سے چاروں طرف پر کر کے آگ جلانے جب خوب سرخ ہو جائیں تو چاروں سکوریوں کو بچہ کے پلنگ کے پاؤں کے نیچے رکھے مولیٰ تعالیٰ چاہے دورہ دفع ہو۔

۷۸۶

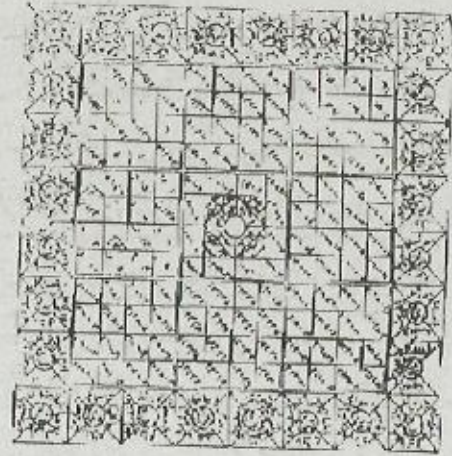
۱۰۳۰	۱۰۲۴	۱۰۱۰	۱۰۳۶
۱۰۱۲	۱۰۳۴	۱۰۳۲	۱۰۲۲
۱۰۴۰	۱۰۱۴	۱۰۲۰	۱۰۲۶
۱۰۱۸	۱۰۲۸	۱۰۳۸	۱۰۱۶

﴿مغرب ارشادات﴾
ایک صاحب نے حضور قبلہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی حضور ۱۳ سال میں میری اہلیہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن میں سے پانچ اولادیں انتقال کر گئیں کسی عمر ۳ سال کی کسی دو سال کی کسی ایک سال کی ہوئی اور سب کو ایک ہی بیماری لاحق ہوئی یعنی پبلی اور ام الصبیان فی الحال صرف ایک لڑکی ۳ سالہ حیات ہے۔ حضور دعا فرمائیں اور ان امراض کے واسطے کوئی عمل جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں۔

ارشاد فرمایا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے اب جو حمل ہو اسے دو مہینے نہ گزرنے پائیں کہ یہاں اطلاع دی جائے (اطلاع آنے پر سوئیوں کا تعویذ دیا جائے گا۔ اور زوجہ اور ان کی والدہ کا نام بھی معلوم ہونا چاہیے اس وقت سے انشاء اللہ بندوبست کیا جائے گا اپنے گھر میں پابندی نماز کی تاکید شدید رکھیے اور پانچوں نمازوں کے بعد آیتہ الکرسی ایک ایک بار پڑھا کریں اور علاوہ نمازوں کے ایک بار سورج نکلنے سے پہلے اور شام کو سورج ڈوبنے سے پہلے اور سوتے وقت جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں بھی ان تین وقت کی آیتہ الکرسی نہ چھوئے مگر ان دنوں میں آیت

قرآن مجید کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں اور جن دنوں میں نماز کا حکم ہے ان میں اس کا بھی التزام رکھیں کہ تینوں قل ۳-۳ بار صبح و شام اور سوتے وقت پڑھیں صبح سے مراد یہ ہے کہ آدھی رات ڈھلنے سے سورج نکلنے تک اور شام سے مراد یہ ہے کہ دوپہر ڈھلنے سے غروب آفتاب تک اور سوتے وقت اس طور پر کہ چت لیٹ کر دونوں ہاتھ دعا کی طرح پھیلا کر ایک ایک بار تینوں قل پڑھ کر تھیلیوں پر دم کر کے سارا منہ اور پیٹ اور پاؤں آگے اور پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے سارے بدن پر پھریں تین بار ایسے ہی کریں اور جن دنوں میں عورتوں کو نماز کا حکم نہیں ان میں آپ اسی طرح پڑھ کر تین بار ان کے بدن پر ہاتھ پھیر دیا کیجئے بڑا چراغ یہاں ایک صاحب بناتے ہیں وہ بنوا کیجئے اور ایام حمل میں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جس ترکیب سے بتایا جاوے روشن کیجئے اور یہ لڑکی جو موجود ہے اس کو اگر ناسازی لاحق ہو تو اس کے لیے بھی روشن کیجئے وہ چراغ باذنہ تعالیٰ سحر و آسیب و مرض تینوں کے دفع کیلئے مجرب ہے بچہ جو پیدا ہوا پیدا ہوتے ہی معاسب سے پہلے اس کے کانوں میں ۷ بار اذانیں دی جائیں۔ ۴ بار اذان سیدھے کان میں اور تین بار تکبیر ہائیں کان میں اس میں ہرگز دیر نہ کی جائے۔ دیر کرنے میں شیطان کا داخل ہوتا ہے۔ چالیس روز تک بچہ کو کسی اناج سے تول کر خیرات کیا جائے پھر سال بھر تک ہر مہینے پھر دو برس کی عمر تک ہر دو مہینے پر تیسرے سال ہر تین مہینے پر چوتھے سال ہر چار مہینے پر پانچوں سال بھی چار مہینے پر چھٹے سال ہر چھ مہینے پر تولے مکان میں سات دن تک مغرب کی وقت ۷۔ ۷ بار اذان بلند آواز سے کہی جائے۔ اور تین شب کسی صحیح خواں سے پوری سورۃ بقرہ آواز سے تلاوت کرائی جائے کہ مکان کے ہر گوشہ میں پہنچے۔ شب کو مکان کا دروازہ بسم اللہ کہہ کر بند کیا جائے اور صبح کو بسم اللہ کہہ کر کھولا جائے۔ جب پاخانہ کو جائیں اس کے دروازے سے باہر بسم اللہ اعوذ باللہ من الجبت والنجاسٹ پڑھ کر بایاں پیر پہلے رکھ کر جائیں اور جب نکلیں تو دہنا پاؤں پہلے نکالیں۔ اور الحمد للہ کہیں اور کپڑے بدلنے یا نہانے کے لیے جب کپڑے اتاریں پہلے بسم اللہ کہہ لیں اور قربت کے وقت نہایت اہتمام کے ساتھ یا در کھے کہ شروع فعل کے وقت آپ اور وہ دونوں بسم اللہ کہیں۔ ان باتوں کا التزام رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی غلط

نہ ہونے پائے گا۔



- ۱۔ بڑا چراغ روشن کرنے کی ترکیب
- اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ بڑا چراغ روشن کرنے کی کیا ترکیب ہے ارشاد فرمایا۔
- ۱۔ یہ چراغ معلق روشن کیا جائے گا کسی چھینکے یا قندیل میں۔
- ۲۔ روشن کرتے وقت لو کے پاس سونے کا چھلہ یا انگلی یا بالی ڈال دیا کریں چلہ ختم ہونے پر وہ مسکین مسکین پر تصدق کریں۔
- ۳۔ چراغ با وضو نمازی آدمی روشن کرے اگرچہ عورت ہو۔ اور مرد بہتر ہے۔
- ۴۔ مرض ہلکا ہو تو چراغ روز ڈیڑھ گھنٹہ روشن ہو اور سخت ہو تو دو گھنٹے ۳ گھنٹے اور بہت سخت ہو تو شب بھر۔
- ۵۔ مریض اس کی روشنی میں بیٹھے خواہ لیٹے مگر منہ اس کی طرف رکھے اور اکثر اوقات اس کی طرف دیکھے۔
- ۶۔ جتنی دیر تک جلا نا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھیل اس میں ڈالیں اور اسے

بڑے چراغ کی پشت پر یہ کندہ کیا جائے



- ۶۔ جتنی دیر تک جلا نا منظور ہو اسی حساب سے اعلیٰ درجہ کا پھیل اس میں ڈالیں اور اسے ڈال کر چراغ کے سب طرف پھیر ڈالیں کہ تمام نفوش پر دورہ کر آئے پھر جھکا کر رکھ دیں اور جس طرف بتی کا نشان ہے بسم اللہ کہہ کہ اس طرف روشن کریں۔
- ۷۔ اگر مرض نہایت شدید ہو تو چاروں گوشوں میں چار بتیاں جلا لیں اور چراغ سیدھا رکھیں اور ہر لو کے پاس سونا رکھیں۔
- ۸۔ جس مکان میں یہ چراغ روشن ہو وہاں نہ کوئی تصویر ہو نہ کتا آنے پائے سوا مریضہ کے کوئی عورت حیض یا نفاس والی یا کوئی ناپاک مرد یا عورت۔
- ۹۔ اس جگہ بیٹھ کر سب ذکر الہی درود شریف میں مشغول رہیں جو بات ضرورت کی ہو بقدر ضرورت آہستگی سے کہہ دی چپقلش نہ کریں نہ کوئی لغو دیہودہ بات ہونے پائے۔
- ۱۰۔ جتنی عورتیں وہاں بیٹھیں یا آئیں جائیں سب سنگین کپڑے پہنے ہوں نماز کی طرح سوا منہ کی نگلی یا ہتھیلیوں کے سر کا کوئی بال یا گلے یا کلائی یا بازو یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصہ اصلاً نہ کھلا رہنے پائے

۱۱۔ چراغ پہلے دن جس وقت روشن ہو وہ گھنٹہ منٹ یا دیکھیں کہ کسی دن اس سے زیادہ دیر روشن کرنے میں نہ ہونے پائے اس کے موکل اپنی حاضری کا وہی وقت مقرر کر لیتے ہیں جس وقت پہلے دن روشن ہوا تھا۔ پھر اگر کسی دن آئے اور چراغ اس وقت روشن نہ پایا تو ان کو تکلیف ہوتی ہے لہذا چاہیے کہ پہلے دن قصداً کچھ دیر کر کے روشن کریں کہ اگر کسی دن اتفاقیہ دیر ہو جائے تو اس وقت سے زیادہ دیر نہ ہونے پائے مگر پہلے دن اتنی دیر بھی نہ کریں کہ کسی چراغ روشن ہو کر اس وقت کے آنے سے پہلے ختم ہو جائے۔

۱۲۔ چراغ بڑھائے کا وقت آئے کوئے با وضو شخص بڑھائے اور اس وقت یہ کہے اسلام علیکم ارجعہ اما جورین۔

۱۳۔ روز نیا پچیل ڈالیں کل کا بچا ہوا آن مریض کے سر اور بدن پر مل دیں۔ ۱۴۔ جس کیلئے یہ چراغ روشن ہوا ہو اس کے سوا اور مریض بھی بہ نیت شفا ان شرائط کی پابندی سے بیٹھ سکتے ہیں۔
(المفلو ظ حصہ سوم)

مریضہ حیض و نفاس کی حالت میں بلا تکلف بیٹھے۔

چند ضروری سوالات متعلق چراغ مع جوابات

﴿سوال﴾

﴿جواب﴾

- ۱۔ چلہ بھرنے کے لیے ۴۰ چھلے ہوں یا ایک ہی
- ۲۔ مقدار چھلہ کیا ہے۔
- ۳۔ بتی روٹی کی ہویا کپڑے کی
- ۴۔ مرض بانجو کیلئے چار بتیاں جلائی جائیں یا ایک
- ۵۔ اگر چار بتیاں جلائی جائیں تو شب بھر یا ۲-۳ گھنٹے
- ۶۔ ہر چار لو کے پاس ۴ چھلے ہوں یا ایک

ہوں

- ۷۔ چھلے مراد کیا ہے۔
- ۸۔ بڑے چھوٹے چراغ کی ایک ترکیب ہے یا دو
- نہرست
- ۹۔ ایام حیض میں بھی مریضہ روشنی میں بیٹھے یا اس حد
- تک چھوڑ دے

۱۰۔ چراغ متواتر ۴۰ روز تک روشن کرے

۱۱۔ بلکہ مرض کے لیے بھی ۴۰ دن جلا تا پڑے گا

۱۲۔ دیہات میں جب گھڑی نہ ہو تو چراغ ٹھیک وقت

دو سے دن پر کیسے جلائے

۱۳۔ مریضہ تخیل کا وقت چراغ روشن کرنے سے قبل کرے

۱۴۔ مرض امصیباں اور مرض بانجھ پن کی ایک ہی ترکیب ہے
ترکیب ہے علیحدہ علیحدہ

۱۵۔ مرض عقم سخت مرض ہے یا پاک
مرض عقم یعنی بانجھ ہونا بہت سخت مرض ہے

﴿نقش حفاظت حمل﴾ یہ نقش حضرت قبلہ سید محمد صاحب محدث کچھ چھوی نقش تکیہ
جذہ کی پشت پر کندہ کرا کر دیتے۔ فقیر نے اس کا تجربہ کیا بھلا اللہ بڑا زور اثر پایا جس کے بچے نہ جیتے ہوں یا
ہوتے ہی نہ ہوں ی کچے حمل گر جاتے ہوں ہر ایک کے لیے مفید ہے۔
نقش یہ ہے۔

۲۴	۲۹	۳۱	۱۶
۳۰	۲۰	۲۳	۲۹
۱۹	۲۲	۲۳	۲۴
۲۴	۲۱	۲۱	۲۲

جمعہ جمعہ

مزید تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف اٹھرہ اور اس کا علاج پڑھئے

نوٹ :- چونکہ عمل نہ ٹھہرنا کبھی ماہواری کی خرابی سے بھی ہوتا ہے اس کے لیے چند ضروری باتیں
عرض ہیں۔

﴿حیض و نفاس کی صفائی بلکہ زچہ خانے کی تمام پر بیماریوں کے لیے
بہترین عمل﴾

یہ سات سلام قرآن شریف کے مشک و زعفران سے چینی کی تشری پر لکھ کر خواہ کسی مریض کو خصوصاً
زچہ کو دھو کر پانی پلائے تمام بیماریوں سے نجات ہو اور تمام فاسد مواد نہایت آسانی سے خارج ہو کر مریض

بالکل تندرست ہو (جاننا چاہیے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر یہ مواد رک جائے یا کم خارج ہو تو زچہ کو دق
ہو جاتی ہے) یا وہ غریب اس قابل نہیں رہتی کہ بچہ تندرست پیدا ہو یا حمل میں ہی اُس بچہ کا خاتمہ ہو جاتا
ہے یا پیدا ہو کر چند روز میں طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے تو یہ سات سلام انشاء اللہ
تعالیٰ ان تمام شکایات سے مریض کو پاک و صاف کر کے تندرستی کے راستے پر لے آئیں گے اور وہ
ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (۱) سلامہ قولاً من رب
رحیم (۲) سلامہ علہ علی نوح بنی العلمین (۳) سلام علی ابراہیم
(۴) سلام علی موسیٰ و ہرون (۵) سلام علی ال یسن (۶) سلام علیکم
طبتم فاد خلوها خلدین (۷) سلام ہی حتی مطلع الفجر و سلام علی
المرسلین

نوٹ یہ عمل صرف زچہ بلکہ ہر مریض کے ہر مرض میں کار آمد و مجرب ہے۔

﴿عورتوں کی ایام ماہواری کی خرابیاں دور کرنے والا بی نظیر
نسخہ جو ہزاروں بار کامجرب ہے﴾

جاننا چاہیے کہ عورتوں کا ماہواری خون جو قدرتا ہر مہینہ مقررہ خارج ہوتا ہے اگر اس میں
کسی قسم کا نقص پیدا ہوا جائے تو یہ بہت سی خراب بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اس کی خرابی سے اختناق
الرحم (ہسٹریا) پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے ہضم میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں باریک بخار قائم ہوتا اور آخر
کار دق کی شکل اختیار کر لیتا ہے نیز یا تو نطفہ قرار نہیں پاتا۔ اگر قرار پایا بھی تو رحم میں خرابی ہونے سے
استقاط ہو جاتا ہے یا بچہ پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کا شکار ہو جاتا ہے سیلان
الرحم یعنی سفید گندی رطوبت جاری رہتی ہے جس کے سبب سر کا چکرانا کمر میں درد پنڈلیوں کا ایشٹھار
بندھوں کا بھاری رہنا بھوک کا نہ لگنا طرح طرح کی ذراونی خوابوں کا نظر آنا یہ سب ایام ماہواری
کی خرابی کے نتائج ہیں پس اگر کسی کی ماہواری بند ہو یا کسی سے ہو تکلیف کے ساتھ تھوڑا تھوڑا آتا ہو

یاز بچی کے بعد نفاس کی صفائی اچھی طرح نہ ہونے سے اس قسم کی شکایات رہا کرتی ہوں تو دیگر شکایات رفع کرنے کے بجائے رحم اور شکم صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہیے جس کے لیے یہ نسخہ بھولہ اکیسر ہے نسخہ یہ ہے :- ہوا الشانی پر سیاہ شاں - گاؤ زبان - مویر منقی - بادیاں - تخم خریزہ نیم کوفتہ - تخم خیارن خیکوفتہ

﴿ترکیب﴾ سب دواؤں کو مل کے کپڑے میں پوٹی باندھ کر ۳ سیر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ ۲ سیر رہ جائے پھر اس پانی کر نیم گرم تھوڑا تھوڑا کر کے شام لک کاڑھے کی طرح پی کر ختم کر دیں۔ اسی طرح ہر روز نیا نسخہ پکا کر کم سے کم سات روز تک پلائیں۔ غذا بہت کم حسب ضرورت کھلائیں دودھ کا دلیہ وغیرہ

﴿آخری فیصلہ﴾ تخم ریزی سے بچے حاصل کرنا ہوشمندی کا کام نہیں اور نہ ہی کی مسلمان بھائی اس گندے دھندے کا مشورہ دیتے ہیں ہاں اے ناجائز بھی نہیں کہتے وہ بھی صرف ایک صورت میں جس کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اس ایک صورت کے علاوہ باقی تمام صورتیں حرام بلکہ صورتیں زنا کے مترادف ہیں اور بچے پیدا بھی ہوں تو حرام زدے مسلمانوں کو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دامن مضبوط پکڑنا ضروری ہے۔

بمطفی خویشتن الکھ دین ہمہ دوست گر بانر سید تمام بولہ بیت

وما علینا الا البلاع

مدینہ کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور - پاکستان

۲۱ شعبان العظم ۱۴۲۴ھ

فلاح الدارین فی احکام العیدین

فضیلت عیدین

فضیلت عیدین
مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب
مفت بہاولپور

حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب

الکتاب والادب والارشاد

آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ علامہ میاں نوالی فون: 35811

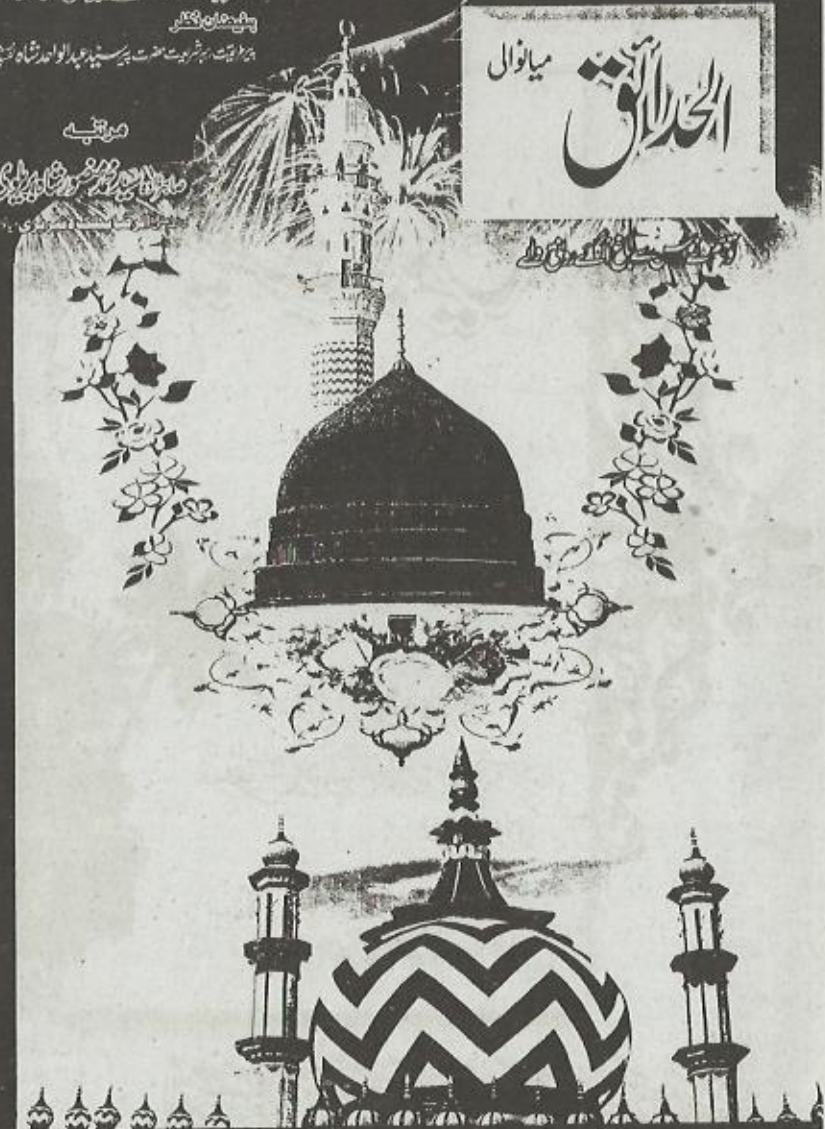
فانبتابه حدائق ذات بهجة

الحلال المباح

ميانوال

پیشانی
اسلامی اور اسلامیات کے مسائل و مسائل
پیشانی
پیشانی

میتھ
میتھ



ناشر
ناشر

E-mail: al_razalibrary35811@yahoo.com Voice: 0459-35811

موجودہ دور پر نظر ڈالیے۔ اگر آپ حساس مسلمان ہیں تو پھر اس اضطراب و بے چینی کی کیفیت سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے جو ہمارے معاشرے کا ایک اہم حصہ بن چکی ہے۔ آج ہم میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں میں انتشار و افتراق کا اندھیرا دور ہو۔ اتفاق و محبت کی روشنی کا بسیرا ہو۔ صلح و آشتی و امن کے مذاکرے ہوں۔ ان پاکیزہ مقاصد کے لئے ہر ممکن کوشش بھی کرتا ہے۔ انجمنیں تشکیل دیتا ہے۔ رہنمائی ادا سے قائم کرتا ہے۔ قواعد و ضوابط مرتب کرتا ہے۔ غرض ہر طرح عقلی و فکری و مالی وسائل کو بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن ایک انتہائی ضروری اقدام کی طرف اس کی توجہ نہیں جاتی جتنی محنت و لگن، دوز و صوب اور جدوجہد کے ساتھ وہ اتفاق و اتحاد کے اصول مرتب کرتا ہے اتنی محنت اور کوشش ان اسباب کو دور کرنے میں نہیں کرتا جو کسی بھی وقت انتشار و افتراق کی آگ لگا کر اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کر سکتے ہیں۔

وہ اسباب و علل کیا ہیں جاہلیت کی پیداوار، ضد، ہٹ دھرمی، انانیت اور غرور و تکبر کے بُت ہیں جو راہ اتحاد کی سب سے بڑی روکاؤں ہیں۔ اسلامی تاریخ کا یہ بھی ایک افسوسناک باب ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں گذشتہ تقریباً ایک صدی سے مسلمانوں کے درمیان غماص و مجاہدہ، لڑائی و جھگڑا، بحث و تکرار، انتشار و افتراق کی جو آگ لگی ہوئی ہے اس کے پس پر وہ بھی چند افراد کی انانیت و ضدیت اور ہٹ دھرمی کا گھناؤنا کردار ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کو منافقت فی العقیدہ کی سزا مل رہی ہے۔ حالانکہ عدل و انصاف کی دنیا میں اس انتشار و افتراق کو ختم کرنے کا حل موجود ہے۔ اتفاق و اتحاد کے راستے بھی وسیع و کشادہ ہیں لیکن اگر کوئی رکاوٹ ہے تو وہ یہی ضد، انانیت، غرور، تکبر اور ہٹ دھرمی کے بُت ہیں جو ایک طویل عرصہ سے مسلمانوں کے درمیان جنگ و جدل، بحث و تکرار، رخنہ و نا اتفاق، مناغرو و مجاہدہ کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ مادہ پرستی کا شکار، ان پڑھ اور پڑھا لکھا مسلمان طبقہ مذہبی اختلافات کا نام نہ نہ کر چیں یہیں ہو جاتا ہے حالانکہ دینی مسائل اور معاملات کو سلجھانے کے لئے رات دن تحسین و تحقیق کرتا ہے۔